محض قادیان کی واپسی ہی پیش نظر نہ ہو بلکہ قادیان میں اسلام کی فتح اور غلبہ کے ساتھ واپسی کی امنگ پیش نظر رہے

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۰؍جنوری ۱۹۹۲ء بمقام بیت الاقصیٰ قادیان)

تشہد وتعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے فرمایا۔

’’اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ آج یہ چوتھا جمعہ ہے جو مجھے قادیان دارالامان، جماعت احمدیہ کے مستقل مرکز میں ادا کرنے کی توفیق عطا ہو رہی ہے۔

یہ جلسہ جو سوسال کے بعد حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس جلسے کی یاد لے کر آیا تھا جو آپؑ نے پہلی مرتبہ قادیان میں شروع کیا، اس بہت ہی اہم ادارے کی تقریب قائم فرمائی اور ہمیشہ کیلئے جماعت احمدیہ کے ایک جگہ اکٹھے ہو کر اللہ اور اس کے رسول کی یادوں میں دن بسر کرنے کی ایک بہت ہی عمدہ سنّت قائم فرمائی۔ یہ ایک ایسی سنّت ہے جس کا فیض آج صرف قادیان میں ہی نہیں بلکہ دنیا کے ۱۲۶ ممالک پر ممتد ہو چکا ہے۔ یہ جلسہ سالانہ جو کبھی قادیان میں ۷۵ افراد کی شمولیت کے ذریعہ شروع ہوا آج دنیا کے کم از کم ۷۵ ایسے ممالک ہیں جن میں ہزار سے بڑھ کر احمدی اپنے اپنے ملکوں کے جلسہ سالانہ میں شریک ہوتے ہیں اور وہ لنگر جس کی بنیاد حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہاں قائم فرمائی اب ایک عالمی لنگر بن چکا ہے اور میں امید رکھتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ ہمیں یہ توفیق ملے گی کہ عنقریب سو ممالک سے زائد ممالک میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے یہ لنگر جاری کر دیں۔

اس جلسہ کی بہت سی برکات ہیں جو جذباتی نوعیت کی ہیں۔ وہ لوگ جو اس جلسہ میں دور دور سے تکلیف اٹھا کر شریک ہوئے، جذباتی لحاظ سے وہ بہت سی دولتیں سمیٹ کر یہاں سے گئے۔ ایسی کیفیات سے ہمکنار ہوئے ایسے عظیم روحانی جذبات سے لذّت یاب ہوئے کہ وہ جو شامل نہیں ہو سکے وہ اس کا تصوّر بھی نہیں کر سکتے لیکن میں آپ کو اچھی طرح اس بات سے خبر دار کرنا چاہتا ہوں کہ یہ جذباتی لذتیں عارضی ہیں اور فانی ہیں اور چند دلوں اور چند سینوں سے تعلق رکھنے والی لذتیں ہیں۔ درحقیقت یہ جلسہ اسی وقت اور انہی معنوں میں متبرک ثابت ہوگا، اگر ہم اس کا فیض آئندہ صدی تک ممتد کر دیں۔ اور آئندہ سو سال کے بعد ہونے والا جلسہ آپ کی آج کی قربانیوں اور آج کی محنتوں اور آج کی کوششوں کے پھل کھائے اور آپ پر ہمیشہ سلام بھیجے۔ یہ وہ فرق ہے جو ہر سو سال کے بعد پیدا ہونا ہے اور ہر سو سال کے اندر جماعت احمدیہ نے جو قربانیاں پیش کرنی ہیں سو سال کے بعد جب ہم مڑ کر دیکھتے ہیں یا دیکھیں گے تو اس وقت ہمیں نظر آئے گا کہ ہم سے پہلوں نے ہمارے لئے کیا پیچھے چھوڑا۔ اس نقطہ نگاہ سے نئی صدی کا ایک اور رنگ میں آغاز ہوا ہے یعنی جلسہ سالانہ کے سو سال منانے کی وجہ سے اور میں امید رکھتا ہوں کہ اس پیغام کی اہمیت کو آپ اچھی طرح سمجھیں گے۔

بہت سے مخلصین جذبات کی رَو میں بہہ کر یہ سمجھنے لگے ہیں کہ قادیان واپسی کے سامان ہو چکے ہیں اور وہ دن قریب ہیں۔ یہ جذباتی کیفیت کا پھل تو ہے لیکن حقیقت شناسی نہیں ہے۔ یہ وہ مضمون ہے جس کی طرف میں آپ کو متوجہ کرنا چاہتا ہوں۔ دنیا میں مذاہب کی تاریخ میں جہاں جہاں بھی ہجرت ہوئی ہے اور واپسی ہوئی ہے، وہاں ہجرت سے واپسی ہمیشہ اس بات کو مشروط رہی کہ پیغام کی فتح ہوئی اور اس دین کو غلبہ نصیب ہوا جس دین کی خاطر بعض مذہبی قوموں کو اپنے وطنوں سے علیحدگی اختیار کرنی پڑی۔ مذہب کی دنیا میں جغرافیائی فتح کی کوئی حیثیت نہیں اور کسی پہلو سے بھی جغرافیائی فتح کا میں نے مذہب کی تاریخ میں کوئی نشان نہیں دیکھا مگر جغرافیائی فتح صرف اس جگہ مذکور ہے جہاں پیغام کے غلبہ کے ساتھ وہ فتح نصیب ہوئی ہے۔ حقیقت میں قرآن کریم نے اس مضمون کو سورۂ نصر میں خوب کھول کر بیان فرمایا ہے اور ہمیشہ کے لئے ہماری راہنمائی فرما دی ہے کہ اللہ کے نزدیک حقیقی فتح اور حقیقی نصر کیا ہوتی ہے۔ فرمایا: اِذَا جَآءَ نَصۡرُ اللّٰہِ وَ الۡفَتۡحُ ۙ﴿۲﴾ وَ رَاَیۡتَ النَّاسَ یَدۡخُلُوۡنَ فِیۡ دِیۡنِ اللّٰہِ اَفۡوَاجًا ۙ﴿۳﴾ فَسَبِّحۡ بِحَمۡدِ رَبِّکَ

وَاسْتَغْفِرْهُ ۭ اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا (النصر: ۲-۴) کہ جب تُو دیکھے کہ اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ اللہ کی فتح آ گئی وَالْفَتْحُ اور اسکی طرف سے فتح عطا ہوئی تو کیا نظارہ دیکھے گا۔ یہ نہیں کہ تم فوج در فوج علاقوں کو فتح کرتے ہوئے دندناتے ہوئے ان علاقوں پر قبضہ کر لوگے بلکہ یہ نظارہ تم دیکھو گے کہ فوج در فوج وہ جو اس سے پہلے تمہارے غیر تھے، جو اس سے پہلے تم سے دشمنی رکھتے تھے وہ اللہ کے دین میں داخل ہو رہے ہیں گویا دین میں فوج در فوج داخل ہونے کا نام فتح ہے نہ کہ غیر لوگوں کے علاقے میں فوج در فوج داخل ہونے کا نام فتح ہے۔ پس فتح کا جو اسلامی تصوّر اور دائمی تصوّر جس میں کوئی تبدیلی نہیں ہے، قرآن کریم کی اس سورۃ نے پیش فرمایا یہی وہ تصوّر ہے جو حقیقی ہے، دائمی ہے، جو خدا کے نزدیک معنی رکھتا ہے اس کے سوا باقی سب تصوّرات انسانی جذبات سے تعلق رکھنے والی باتیں ہیں جن کی کوئی حقیقت نہیں۔

پس اگر جماعت احمدیہ چاہتی ہے اور واقعۃً تمام دنیا کی جماعت یہ چاہتی ہے کہ قادیان دائمی مرکز سلسلہ میں واپسی ہو تو ایسے نہیں ہوگی کہ تمام علاقہ تو احمدیت سے غافل اور دور رہا ہو اور تمام علاقہ اسلام سے نابلد اور ناواقف رہے اور ہم میں سے چند لوگ واپس آ کر یہاں بیٹھ رہیں۔ اس کا نام قرآنی اصطلاح میں نصرت اور فتح نہیں ہے اس لئے اگر کسی دل میں یہ وہم پیدا ہوا ہے تو اس وہم کو دل سے نکال دے۔ پاکستان کے احمدیوں کے لئے بھی اور ہندوستان کے احمدیوں کے لئے بھی میرا یہ پیغام ہے کہ آپ خدا سے وہ فتح مانگیں اُس نصرت کے طلب گار ہوں جس کا ذکر قرآن کریم کی اس چھوٹی سی سورۃ میں بڑی وضاحت کے ساتھ فرما دیا گیا۔ اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ ۙ وَرَاَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُوْنَ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا ۙ کہ دیکھو تمہیں ایک عجیب اور ایک عظیم فتح عطا ہونے والی ہے۔ تم اُن لوگوں کے گھروں پر جا کر قبضہ نہیں کرو گے تم لوگوں کے ممالک اور وطنوں پر جا کر فتح کے نقارے نہیں بجاؤ گے بلکہ فوج در فوج لوگ تمہارے دین میں داخل ہونگے اور یہی وہ فتح ہے، یہی وہ نصرت ہے، جو خدا کے نزدیک کوئی قیمت اور معنی رکھتی ہے۔ پس خصوصیت کے ساتھ ہندوستان اور پاکستان کے احمدیوں کے لئے ایک بہت بڑا چیلنج بھی ہے، ایک بہت بڑی ذمہ داری بھی ہے جسے سمجھنا اور قبول کرنا آج کے وقت کا تقاضا ہے۔ آئندہ ایک سو سال محنت کے لئے تیار ہونا پڑے گا اور محنت کا آغاز کرنا ہوگا ایسی محنت جس کے نتیجہ میں روحانی انقلابات برپا ہونے شروع ہوں۔ پاکستان میں بھی اور ہندوستان میں بھی کثرت کے ساتھ احمدیت یعنی حقیقی

اسلام کا پیغام پھیلے اور کثرت کے ساتھ فوج درفوج لوگ اسلام میں داخل ہونا شروع ہوں۔ یہی وہ حقیقی فتح ہے جس کے نتیجہ میں قادیان کی اس واپسی کی داغ بیل ڈالی جائے گی جس واپسی کی خوابیں آج سب دنیا کے احمدی دیکھ رہے ہیں لیکن وہ خوابیں تب تعبیر کی صورت میں ظاہر ہوں گی جب ان خوابوں کی تعبیر کا حق ادا ہوگا اور خوابوں کی تعبیر بنانا اگرچہ تقدیر کا کام ہے لیکن انسانی تدبیر کے ساتھ اس کا گہرا دخل ہے اور قرآن کریم نے جو مذہبی تاریخ ہمارے سامنے رکھی ہے اس میں اس مضمون کو خوب کھول کر بیان فرما دیا ہے کہ الٰہی بشارتوں کے وعدے بھی، اگر قوم تقدیر کے رُخ پر تدبیر اختیار نہ کرے تو ٹل جایا کرتے ہیں اور انذار کے ٹلنے کی تو بے شمار مثالیں ہیں۔ جب بھی کسی قوم نے اپنے دل کی حالت بدلی تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے انذار کی تقدیر بھی بدل گئی اور وہ قوم جو اپنے دل کی حالت کو بدل کر بگاڑ کی طرف مائل ہو جائے خدا تعالیٰ کی مبشر تقدیر بھی اس قوم کیلئے بدل جایا کرتی ہے۔ پس ہماری تقدیر کا ہماری اس تقدیر سے گہرا تعلق ہے جو اعمال صالحہ کے نتیجہ میں رونما ہوتی ہے اور جس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل کا پانی آسمان سے برستا ہے۔

پس میں ایک دفعہ پھر جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان اور جماعت ہائے احمدیہ پاکستان کو خصوصیت سے یہ نصیحت کرتا ہوں کہ ایک جھرجھری لیکر بیدار ہو جائیں۔ آپ کے اندر وہ صلاحیتیں موجود ہیں جو انقلاب برپا کرنے والی صلاحیتیں ہوا کرتی ہیں۔ آپ جیسی اور کوئی قوم دنیا میں موجود نہیں۔ آپ وہ ہیں جنہوں نے سرتاپا اپنے آپ کو خدا کے حضور پیش کر رکھا ہے اور اس دنیا میں رہتے ہوئے اس دنیا سے الگ زندگی بسر کر رہے ہیں۔ ہر قسم کی تکالیف اور دکھوں کو برداشت کرتے ہوئے توحید اور حق کے ساتھ چمٹے ہوئے ہیں اور ان لوگوں میں شامل ہیں جن کے متعلق قرآن کریم فرماتا ہے کہ وہ یہ اعلان کرتے ہیں کہ رَبَّنَآ اِنَّنَا سَمِعۡنَا مُنَادِيًا يُّنَادِىۡ لِلۡاِيۡمَانِ اَنۡ اٰمِنُوۡا بِرَبِّكُمۡ فَاٰمَنَّا (آل عمران:۱۹۴) کہ اے ہمارے رب! ہم نے ایک پکارنے والے کی آواز کو سنا جو یہ اعلان کر رہا تھا کہ اپنے رب پر ایمان لے آؤ۔ فَاٰمَنَّا پس ہم ایمان لے آئے۔ پس آپ مومنوں کی وہ جماعت ہیں جن کے ساتھ خدا تعالیٰ کے وعدے ہیں کہ وہ آپ کی برائیوں کو دور فرمائے گا۔ آپ کی کمزوریوں سے درگزر فرمائے گا اور آپ کو دن بدن رُوبہ اصلاح کرتا چلا جائے گا یہانتک کہ موت نہیں آئے گی سوائے اس کے کہ خدا کی نظر میں آپ ابرار میں شامل ہو چکے ہوں۔

یہ وہ وعدے ہیں جو آج جماعت احمدیہ کے سوا تمام دنیا میں کسی اور مذہبی جماعت سے نہیں، کسی اور سیاسی جماعت سے نہیں۔ کسی قوم سے نہیں، آپ سے ہیں، آپ سے ہیں، آپ سے ہیں۔ پس جب خدا کے نزدیک آپ کے اندر یہ صلاحیتیں موجود ہیں کہ ایمان کے بعد آپ کی بدیاں دور ہونی شروع ہوں آپ میں نئی صلاحیتیں جاگنی شروع ہوں اور خدا کے رستہ میں آپ ترقی کرتے ہوئے دن بدن ہر بدی کے بدلے اپنی ذات میں حسن پیدا کرتے چلے جائیں یہانتک کہ وَتَوَفَّنَا مَعَ الْأَبْرَارِ (آل عمران: ۱۹۴) کا وقت آپہنچے۔ ایسی حالت میں آپ اپنے ربّ کے حضور لوٹ رہے ہوں کہ خدا کی نظر آپ پر اس حالت میں پڑ رہی ہو کہ خدا آپ کو ابرار کے زمرے میں شمار کر رہا ہو۔ پس یہ وہ صلاحیتیں ہیں جن سے آپ آشنا تو ہیں لیکن ان کی اہمیت ابھی دل میں پوری طرح اجاگر نہیں ہوئی۔ پوری طرح وہ اہمیت دل میں بیدار نہیں ہوئی۔ آپ کو معلوم نہیں کہ آپ کے ساتھ انقلاب کے تار وابستہ ہیں۔ آپ کے دلوں کی دھڑکنوں کے ساتھ آج قوموں کی تقدیر وابستہ ہو چکی ہے۔ آپ اٹھیں گے تو دنیا جاگ اٹھے گی۔ آپ سوئیں گے تو سارا عالم سو جائے گا۔

اس لئے آج آپ دنیا کا دل ہیں، آج آپ دنیا کا دماغ ہیں، آپ کو خدا تعالیٰ نے وہ سیادت نصیب فرمائی ہے جس کے نتیجہ میں تمام دنیا کو سعادتیں نصیب ہوں گی۔ پس اس پہلو سے اپنے مقام اور مرتبے کو سمجھیں اور نئے عزم کے ساتھ، نئے ولولوں کے ساتھ احمدیت یعنی حقیقی اسلام کا پیغام اپنے ماحول اپنے گردوپیش میں دینا شروع کریں۔ بظاہر یہ ایک بہت ہی دور کی بات دکھائی دیتی ہے کہ اتنے تھوڑے سے احمدی، جو اس وقت پاکستان میں بھی اپنی ظاہری طور پر معقول تعداد کے باوجود پاکستان کے باقی باشندوں کے مقابل پر اتنی حیثیت بھی نہیں رکھتے کہ اپنے بنیادی حقوق ان سے حاصل کر سکیں۔ ہندوستان کے احمدیوں کا حال مقابلۃً اس سے بھی زیادہ نازک ہے۔ اتنی معمولی تعداد ہے کہ اس تعداد کو دیکھتے ہوئے دنیا کے حساب سے ارب لگانے والا یہ تصوّر بھی نہیں کر سکتا کہ اس قوم کو کبھی غلبہ نصیب ہو سکتا ہے لیکن قرآن کریم کا جو وعدہ ہے وہ بہر حال پورا ہو گا۔ وہ صفات حسنہ آپ کو عطا ہو چکی ہیں۔ ان صفات سے کام لینا اور باشعور طور پر یہ یقین رکھنا کہ آپ ہی کے ذریعہ دنیا میں انقلاب ہو گا۔ یہ سب سے پہلا قدم ہے جو انقلاب کی جانب آپ اٹھا سکتے ہیں۔ یہ قدم آپ اٹھائیں تو خدا کی تقدیر دس قدم آپ کی طرف آئے گی۔ آپ چل کر خدا کی تقدیر کی طرف آگے

بڑھیں تو خدا کی تقدیر دوڑ کر آپ کی طرف آئے گی۔ پس دنیا کا اربع اپنی جگہ درست، لیکن روحانی انقلابات کے لئے جو اربع قرآن کریم نے پیش فرمایا ہے، جس پر حضرت اقدس محمد مصطفی ﷺ نے روشنی ڈالی ہے، وہ یہی بتاتا ہے کہ انسان کے ساتھ جب خدا تعالیٰ کی تقدیر شامل ہو جائے تو فاصلے بہت تیزی سے کٹنے لگتے ہیں اور انسانی کوششوں سے کئی گنا زیادہ ان محنتوں کو پھل عطا ہوتا ہے جو انسان خدا کی راہ میں صرف کرتا ہے۔ پس بظاہر ناممکن کام ہے لیکن ممکن ہوسکتا ہے۔ پہلے بارہا ہو چکا ہے۔ آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں بھی یہی ناممکن ممکن بنادیا گیا تھا اور آج پھر اس ناممکن کو ممکن بنانا حضرت محمد مصطفی ﷺ کے ان غلاموں کا کام ہے، جنہوں نے آپ کی پیشگوئی کے مطابق آئے ہوئے وقت کے امام کو قبول کیا اس کی آواز کو سنا اور اس پر لبیک کہا۔

پس میں امید رکھتا ہوں کہ جماعت احمدیہ اپنی اس ذمہ داری کو خوب اچھی طرح سمجھ لے گی لیکن ذمہ داری کا لفظ حقیقت میں اس صورتحال پر موزوں نظر نہیں آتا کیونکہ ذمہ داری میں ایک قسم کا بوجھ کا مضمون شامل ہے۔ ذمہ داری یوں لگتا ہے جیسے کسی طالب علم کو جس کا دل پڑھنے کو نہ چاہ رہا ہو، یہ بتایا جارہا ہو کہ تمہاری ذمہ داری ہے کہ تعلیم حاصل کرو اس کے بغیر تم دنیا میں ترقی نہیں کرسکو گے۔ ذمہ داریوں کے ان معنوں میں روحانی قومیں انقلاب برپا نہیں کیا کرتیں۔ ذمہ داری کی بجائے خدا کے کام ان کے دل کے کام بن جایا کرتے ہیں، ان کی جان کی لگن ہو جاتے ہیں ان کے ذہنوں کی وہ اعلیٰ مرادیں بن جاتے ہیں جن کی خاطر وہ جیتے ہیں جن کی خاطر وہ مرتے ہیں یہ وہ چیز ہے جو انقلاب برپا کرنے کے لئے ضروری ہے۔ پس بہتر الفاظ کی تلاش میں مَیں اگرچہ صحیح لفظ تلاش نہیں کرسکا اس لئے میں نے بار بار لفظ ذمہ داری استعمال کیا ہے۔ لیکن ان معنوں میں ذمہ داری نہیں جن معنوں میں قرآن کریم نے اِصْرًا (البقرہ: ۲۸۷) کا لفظ استعمال کیا ہے یعنی بوجھ کے معنوں میں نہیں بلکہ ایسے اعلیٰ مقصد کے اظہار کے طور پر میں یہ لفظ بول رہا ہوں جس مقصد سے انسان کو عشق ہو چکا ہو جو اس کے دل کی لگن بن چکا ہو۔ جیسے محبوب کے پیار کے نتیجہ میں عاشق طرح طرح کی قربانیاں کرتا ہے اور ان کے دکھ محسوس نہیں کرتا۔ محسوس کرتا بھی ہے تو وہ زیادہ پسند کرتا ہے کہ وہ دکھ محسوس کرے اور اپنے محبوب کی راہ پر چلتا رہے بجائے اس کے کہ آرام سے اپنے گھر بیٹھ رہے یا کسی اور طرف کا رخ اختیار کرے۔

پس احمدیت سے ان معنوں میں حقیقی پیار ہونا ضروری ہے کہ احمدیت کا پیغام آپ کے دلوں کی آرزو بن جائے۔ آپ کی امنگیں ہو جائے، آپ کی تمنائیں بن جائے۔ وہ خوابیں بن جائے جس میں آپ بستے رہیں۔ **محض قادیان کی واپسی ہی پیش نظر نہ ہو بلکہ اسلام کے قادیان میں فتح اور غلبہ کے ساتھ واپسی کی امنگ پیش نظر رہے۔** ورنہ چند احمدیوں کا واپس آکر یہاں بس جانا حقیقت میں کوئی بھی معنی نہیں رکھتا۔ یہ درست ہے کہ ہم جب یہاں آئے تو یہاں کے باشندگان نے بڑی وسیع حوصلگی کا ثبوت دیا۔ بڑی سخاوت کے ساتھ، بڑی وسیع القلبی کے ساتھ ہمیں خوش آمدید کہا اور جن گلیوں اور سڑکوں سے ہم گزرے ہیں بارہا یہ آوازیں آئیں کہ آپ آجائیں اور یہیں بس رہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ بات ان کے حسنِ اخلاق پر روشنی ڈالنے والی تھی اور ان کے اس حسن خلق کا دل پر بہت گہرا اثر پڑا لیکن درحقیقت یہ آواز نہیں ہے جو احمدیت کو دوبارہ قادیان کی طرف لائے گی بلکہ وہ آواز ہے جو امنّا اور صدقنا کی آواز ہے، وہ ان گلیوں سے اٹھنے لگے۔ وہ اس ماحول سے اٹھنے لگے اور کثرت کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ماننے والے، آپ کو حق جاننے والے، آپ کو حق پرست سمجھنے والے یہاں پیدا ہوں، تب وہ صورتحال پیدا ہوگی کہ احمدیت فتح و غلبہ کے ساتھ اپنے وطن کو واپس لوٹے گی۔ اس وقت تک جو بھی خدا کی تقدیر ظاہر ہو ہم نہیں جانتے کہ کس طرح ظاہر ہوگی اور کب ظاہر ہوگی ہم اس پر راضی ہیں اور ہمارے قربانی دینے والے جو بھائی ایک لمبے عرصے سے ان مقدّس مقامات کی حفاظت کر رہے ہیں ہم ان کے دل کی گہرائیوں سے ممنون ہیں اور ان کو یقین دلاتے ہیں کہ دنیا میں جہاں کہیں بھی احمدی بستا ہے، وہ آپ کی قدر کرتا ہے، آپ کو عزت اور محبت کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ اگر ہم سے آپ کے حقوق ادا کرنے میں پیچھے کوئی غفلت ہوئی تو میں اقرار کرتا ہوں کہ ہم ان غفلتوں کے نتیجہ میں اپنے خدا سے معافی مانگتے ہوئے ہر قسم کی تلافی کی کوشش کریں گے۔

قادیان کی واپسی جب بھی ہو اس سے پہلے پہلے لازم ہے کہ یہاں آپ کی عزت اور آپ کے وقار کو بحال کیا جائے تا کہ آپ سر بلندی کے ساتھ ان گلیوں میں پھر سکیں۔ آپ کو کوئی احساس محرومی نہ رہے اس لئے میں نے یہ فیصلہ کیا ہے اور اللہ کی تقدیر سے امید رکھتا ہوں کہ مجھے توفیق بخشے گا

کہ اس فیصلہ پر عملدر آمد کر کے دکھاؤں کہ قادیان کے درویشوں کی دنیا اور آخرت کے لئے بہتری کے جو کچھ بھی سامان ہو سکتے ہیں ہم ضرور وہ سامان پورا کریں گے اور انشاء اللہ تعالیٰ واپسی سے پہلے پہلے وہ حالات پیدا کرنے کی کوشش کریں گے جن کے نتیجہ میں آپ نفس کی پوری عزت اور احترام کے ساتھ سر بلند کرتے ہوئے ان گلیوں میں پھریں اور پھر ہمیں خوش آمدید کہیں اور پھر ہمیں اس طرح بلائیں جس طرح ایک معزز میزبان اپنے مہمان کو بلاتا ہے۔ خدا کرے کہ وہ دن جلد آئیں ہم انشاء اللہ تعالیٰ بقیہ جو دو تین دن قادیان میں ہیں، مختلف منصوبے سوچنے اور ان پر عمل درآمد کرنے کے متعلق لائحہ عمل تیار کرنے میں صرف کریں گے اور انشاء اللہ تعالیٰ جیسا کہ میں نے گزارش کی ہے قادیان ہی نہیں، بلکہ قادیان کی برکت سے، قادیان کے درویشوں کی برکت سے، ان منصوبوں کا فیض سارے ہندوستان کی جماعتوں کو پہنچے گا اور انشاء اللہ دن بدن یہاں کے حالات تبدیل ہونا شروع ہوں گے۔ یہاں کے حالات تبدیل ہوں گے تو پھر آپ ہمیں بلانے کے اہل ثابت ہوں گے۔ خدا کرے کہ جلد ایسا ہو اور خدا کرے کہ پاکستان کے حالات بھی تبدیل ہوں اور جلد تر تبدیل ہوں۔ اللہ بہتر جانتا ہے کہ پہلے واپسی کہاں ہے مگر جہاں بھی اس کی انگلی اشارہ کرے گی ہم غلامانہ اس کی پیروی کرتے ہوئے حاضر ہو جائیں گے اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ ہر حال میں رضا اور صبر کے ساتھ اپنے مولا کا پیار حاصل کرتے ہوئے جان دیں۔ خدا کرے کہ ایسا ہی ہو۔ آمین۔